کلمۃ المدیر

کیا زمانے میں پنپنے کی یہی باتیں ہیں؟

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم!

دِینی مدارس علوم نبوت کی تعلیم وتعلم اور درس وتدریس کے مراکز ہیں۔ یہ مدارس کسی حکومتی امداد وتعاون اور سرپرستی کے بغیر محض اپنے ذرائع سے زکوٰۃ وصدقات اورعطیات حاصل کر کے طلبہ کے اخراجات پورے کرتے ہیں۔ الحمدللہ وفاق المدارس العربیہ پاکستان سے ہزاروں مدارس ملحق ہیں، اور تمام مدارس اسی روش پر قائم رہتے ہوئے اپنی زندگی کی سانسیں جاری رکھے ہوئے ہیں۔ عامۃ الناس کے زکوٰۃ وصدقات، عطیات اورعشر کے علاوہ عیدالاضحیٰ کے موقع پر چرم قربانی مدارس کے سالانہ بجٹ کا ایک بڑا حصہ ہوتی ہیں، جو مدارس کے اخراجات کو بڑی حد تک کنٹرول رکھتی ہیں۔

گزشتہ دو تین برس سے حکومتی ادارے چرم قربانی جمع کرنے کے سلسلے میں رخنے ڈالنے لگے ہیں۔ ایک مفروضہ قائم کرلیا گیا ہے کہ مدارس کے طلبہ دہشت گرد ہیں، اور ان مدارس کو ملنے والے عطیات دہشت گردی میں استعمال ہو رہے ہیں۔ چناں چہ جہاں مدارس عربیہ کو معاشی طور پر مفلوج کرنے کے لیے کئی طرح کے حصار باندھے گئے ہیں وہیں چرم قربانی کے حصول کو حکومتی اجازت نامے سے مشروط کردیا گیا ہے، یہ اجازت نامے حاصل کرنا بھی عملی طور پر جوئے شیر لانے سے کم نہیں ہے۔ ان کے لیے جو شرائط رکھی گئی ہیں انہیں دیکھتے ہوئے یہی باور آتا ہے کہ چرم قربانی جمع کرنے کا خیال ہی دل سے نکال دیا جائے۔ اس سال جب اجازت ناموں کا مرحلہ آیا تو حیرت انگیز طور پر تمام کوائف رکھنے والے اور شرائط پر پورا اترنے والے اکثر مدارس کو محروم کردیا گیا، اس سلسلے میں سب سے زیادہ شکایات صوبہ پنجاب میں ریکارڈ کی گئیں۔ ان میں نمایاں طور پر جامعہ اسلامیہ امدادیہ، جامعہ دارالقرآن، جامعہ قاسمیہ، جامعہ فاروق اعظم فیصل آباد۔ جامعہ نصرۃ العلوم، جامعہ اشرف العلوم گوجرانوالہ۔ جامعہ حسینیہ دینہ۔ جامعہ علوم شرعیہ ساہیوال۔ دارالعلوم عیدگاہ کبیروالا، جامعہ ربانیہ ٹوبہ ٹیک سنگھ، جامعہ دارالعلوم رحیمیہ، جامعہ مدنیہ، جامعہ صدیقیہ، جامعہ اسعد بن زرارہ بہاولپور اور کئی دیگر شہروں کے دینی مدارس شامل ہیں۔

اوّل اوّل جب مدارس کو اس سلسلے میں مشکلات کا سامنا کرنا پڑا تو اسے دیکھتے ہوئے گزشتہ سال ۱۴۳۸ھ کی عیدالاضحیٰ سے قبل اس وقت پنجاب کے وزیر اعلیٰ میاں شہباز شریف صاحب وفاق المدارس کی مرکزی قیادت نے ملاقات کر کے یقین دہانی حاصل کی کہ چرم قربانی کے سلسلے میں مدارس کو بے جا شرائط کا پابند نہیں کیا جائے گا، لیکن عین موقع پر نچلے افسران نے مدارس کو اجازت نامے دینے میں نہ صرف لیت ولعل سے کام لیا بلکہ عید کے ایام میں مدارس پر چھاپے مار کر بعض جگہوں سے کھالیں ضبط کیں، اور کئی مقامات پر بزرگ علماء ومشائخ پر مقدمے بھی قائم کیے۔ انہی حالات کو دیکھتے ہوئے اس سال عیدالاضحیٰ سے کافی قبل ہی وفاق المدارس العربیہ کی مرکزی قیادت نے اس بات کو یقینی بنانے کی کوشش کی کہ کہیں دوبارہ پہلے والی کہانی نہ دہرائی جائے۔ ناظم اعلیٰ وفاق المدارس حضرت مولانا محمد حنیف جالندھری مدظلہم اور معاون ناظم برائے جنوبی پنجاب مولانا زبیر احمد صدیقی مدظلہم خاص طور پر متحرک رہے۔ اس سلسلے میں سابق وفاقی وزیر داخلہ احسن اقبال صاحب سے وفاق کی مرکزی قیادت نے ملاقات کی جس میں حضرت ناظم اعلیٰ وفاق اور چاروں صوبائی ناظمین شریک تھے۔ اگرچہ یہ ملاقات متعدد ایشوز پر محیط تھی مگر ان میں ایک ایشو عیدالاضحیٰ کے موقع پر چرم قربانی جمع کرنے کا بھی تھا۔ وفاقی وزیر داخلہ احسن اقبال صاحب نے واضح طور پر کہا کہ جو مدارس رجسٹرڈ ہیں انہیں کسی نئے این او سی کی ضرورت نہیں ہونی چاہیے۔

اسی طرح ۱۱ جولائی ۲۰۱۸ء کو قربانی کی کھالوں کے سلسلے میں حضرت مولانا محمد حنیف جالندھری مدظلہم نے رفقاء کے ہمراہ عبوری وزیر داخلہ پنجاب سے بھی ملاقات کی۔ اس ملاقات میں طے پایا تھا کہ مدارس سابق طریق کار کے مطابق متعلقہ ضلع کے ڈپٹی کمشنر کو حصول اجازت کے لیے درخواست جمع کرائیں گے، اگر وہ اجازت نہ دیں تو وجہ بتائیں گے۔ متعلقہ مدرسے کو ڈپٹی کمشنر کے پاس نظر ثانی اور بصورتِ عدم اجازت ڈویژنل کمشنر کے پاس اپیل کا حق ہوگا۔ یہ بات بھی طے ہوئی کہ تمام درخواستوں پر عید سے پانچ روز قبل تک طے شدہ طریقے کے مطابق فیصلہ کیا جائے گا، لیکن جب درخواستیں جمع کرانے اور ان پر فیصلے کا مرحلہ آیا تو متعلقہ افسران نے روایتی ٹال مٹول کا مظاہرہ کر کے وقت ضائع کیا، جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ عید کے ایام سر پر آگئے اور پنجاب میں بالخصوص اکثر مدارس اس اجازت نامے سے محروم رہے۔ ظاہر ہے کہ اس طرز عمل سے عمومی طور پر تشویش پیدا ہونا لازمی امر تھا۔ مزید تشویش ناک صورت حال اس وقت پیدا ہوئی جب عین عید کے روز بعض مدارس پر چھاپے مار کر طلبہ واساتذہ کو گرفتار کیا گیا، کیمپ اکھاڑ دیے گئے اور کھالیں ضبط کر لی گئیں، پورے ملک میں ہراسمنٹ کی کیفیت پیدا کر دی گئی۔ بعض مقامات پر یہ شکایت بھی سننے میں آئی کہ چرم قربانی کے خریداروں کو مدارس سے کھالیں خریدنے سے منع کر دیا گیا ہے۔ بہاولپور، ساہیوال، ملتان، فیصل آباد ڈویژنز اور کئی دوسرے شہروں میں اہل مدارس اسی خوف اور بے یقینی کی کیفیت میں

رہے۔ یہ بات بھی نوٹ کرنے کی ہے کہ ایک طے شدہ پلان کے مطابق کھالوں کی قیمتیں گرادی گئی ہیں۔اس سال چھوٹی کھال پچاس روپے میں بھی فروخت ہوئی ،کئی مقامات پر اونٹ اور دنبے کی کھال لینے سے منع کر دیا گیا، یہ صرف اس لیے کہ مدارس چرمِ قربانی سے خاطر خواہ فائدہ نہ اٹھاسکیں۔

ہمیں باور نہیں آتا کہ اس قسم کے اقدامات سے کارپردازانِ حکومت ملک کے عوام کو کیا پیغام دینا چاہتے ہیں؟!۔

افسوس اس بات کا ہے کہ ہر دور کے ارباب حکومت ایک طرف مدارس سے غیر نصابی مطالبات پورا کرنے کا تقاضا کرتے ہیں، دوسری طرف مدارس کے جائز حقوق کی راہ میں بے جارحانہ اندازی بھی روا رکھتے ہیں، یہ سلسلہ مدارس کی معیشت تباہ کرنے کی منظّم کوشش ہے۔انسانی حقوق کے دعوے داروں کی جانب سے اہل مدارس کے ساتھ تیسرے درجے کے شہری جیسا سلوک کیا جارہا ہے۔

سرکاری اداروں کے ساتھ وفاق المدارس العربیہ پاکستان کی مختلف ایشوز پر مذاکرات کی ایک طویل تاریخ ہے۔جب بھی مذاکرات ہوتے ہیں تو دینی مدارس کے رضاکارانہ تعلیمی اور فلاحی کردار کو نہ صرف سراہا جاتا ہے بلکہ مدارس کی تعمیر وترقی کے لیے معاہدات بھی کیے جاتے ہیں، لیکن عملاً یہ صورت حال ہے کہ نہ تو نئے مدارس کی رجسٹریشن کی جارہی ہے نہ قدیم مدارس کی رجسٹریشن ری نیو کی جارہی ہے۔مدارس کے لیے ذرائع آمدن کے راستے بند کیے جارہے ہیں، ایک طرف مدارس کے لیے بینک اکاؤنٹ کھولنا لازمی قرار دیا جاتا ہے، اگر اس قانونی شرط کو پورا کرنے کے لیے بینک اکاؤنٹ کھولنے جاتے ہیں تو اس کام کو بھی مشکل ترین بنادیا جاتا ہے۔آئے روز سیکورٹی اداروں کے اہل کار مدارس میں آکر کوائف طلب کرتے ہیں۔گزشتہ تین چار برسوں سے عیدالاضحیٰ کے موقع پر قربانی کی کھالیں جمع کرنے پر مدارس کو جس ریاستی جبر کا سامنا ہے وہ نہایت افسوس ناک ہے۔

سوال یہ ہے کہ اس طرح کے اقدامات سے کیونکر باہمی اعتماد کی فضا قائم ہو سکے گی؟ ہماری نئی گورنمنٹ سے اور خصوصاً سیکورٹی اداروں سے یہی درخواست ہے کہ مدرسہ والوں کو اپنا دشمن نہ سمجھا جائے، نہ غیر عاقلانہ اقدامات کر کے انہیں دشمن بنایا جائے۔ چند برے افراد (جو کہیں بھی ہو سکتے ہیں) کی وجہ سے تمام مدارس کو دہشت گرد تصور کر لینا قرین عقل وانصاف نہیں۔ مدارس کا تعلیمی ،قومی اور معاشرتی کردار تسلیم کر کے انہیں پرامن ، باوقار طریقے اور بے خوف ماحول میں کام کی اجازت دینا ہی وقت کا تقاضا ہے۔اللہ پاک ہم سب کا حامی وناصر ہو اور ہمیں ہدایت وبھلائی کے راستوں پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے......آمین!

☆☆☆